UNIVERSAL LIBRARY
OU_226384
UNIVERSAL LIBRARY

باسمہ سبحانہ

قد جاءکم برہان من ربکم وانزلنا الیکم نورا مبینا

بحمدہ مجموعۂ خیر و برکت دلیل متین متبعین سنت یعنی فتوی مشتمل بر تحقیق و اثبات جواز مولد شریف و تعیین

ہدیہ حمیدیہ

۱۳۰۲ھ

قدوۃ العلما عمدۃ العرفا مولانا حافظ ابو ...

حسب الامر عالی مناقب جناب منشی عبد العلی صاحب دام اقبالہ باہتمام سید ان احمد علیخان

در مطبع دبدبۂ احمدی لکھنؤ مطبوع گردید

سنہ ۱۸۸۶ع

فہرست مضامین عالیہ رسالۂ نادرہ و صحیفۂ بہیہ مسمّےٰ بہدیۂ حمیدیہ

صفحہ	مضمون
۴	وجہ تحریر استفتا
۸-۱۰	اللہ تعالی کا آنحضرت ﷺ کی تعریف توریت و انجیل و زبور و فرقان و دیگر صحف انبیا مین فرمانا۔
۱۰-۱۱	آنحضرت کا اپنی فضائل خود بیان فرمانا
۱۱-۱۲	محفل مولد شریف کا بدعت ہونا از روی تحقیق
۱۲-۱۳	بدعت کے اقسام۔
۱۳-۱۴	کل بدعۃ ضلالۃ کے معنے کی تحقیق موافق قول محدثین و محققین کے۔
۱۴-۱۵	محفل مولد شریف کا بدعت حسنہ ہونا محدثین و محققین کے نزدیک
۱۵-۱۶	جو باتین محفل مولد شریف سے حاصل ہوتی ہین اس زمانہ مین ان کا حاصل ہونا بہت ضرور ہے اور وجہ نہونے مولد شریف کی زمانہ صحابہ و تابعین مین۔
۱۶-۱۷	آنحضرت ﷺ کا حضرت حسان کے لیے وقت پڑھنے فضائل کے منبر رکھنا اور ابن عباس کو بوجہ ذکر ولادت کے امیدوار شفاعت فرمانا اور تحریص کر کرنا۔
۱۷-۱۸	شمہ اس محفل مولد شریف کا زمانہ نبوی و صحابہ و تابعین مین تہا موافق احادیث صحیحہ کے۔

صفحہ	مضمون
۱۸-۱۹	منبر پہ چڑہکر آنحضرت کا اپنے فضائل لوگون کو خود سُنانا۔
۱۹-۲۱	ملک مظفر کا سنہ ۶۰۴ ہجری مین مولد شریف کی ابتدا کرنا اور مولانا ابو الخطاب کا کتاب مولد تصنیف کرنا اور علما کا اس محفل کو پسند کرنا بحوالہ کتب معتبرہ۔
۲۲-۲۳	تجربہ اس بات کا کہ بوجہ مولد شریف سال بہر اوس مکان مین کثرت خیر و حفاظت رہتی ہے اور یہودن و یہودی کا ببرکت مولد شریف ہمسایہ کی خواب مین آنحضرت ﷺ کی زیارت سے مشرف ہو کر مسلمان ہونا اور مولد شریف کرنیکا عہد کرنا۔
۲۳-۲۷	جتنی باتین مولد شریف مین ہوتی ہین سب مباح و مستحب ہین خاصکر ولادت کی خوشی۔
۲۷-۲۸	متواتر آنحضرت کا خواب مین مولد شریف کی ترغیب فرمانا اور اسکی نسبت اپنی خوشی ظاہر کرنا۔
۲۸-۲۹	آنحضرت ﷺ کی ولادت کی خوشی سے ابولہب کا عذاب مین کمی پانا۔

صفحہ	مضمون
۲۹-۳۱	لوگون سے آنحضرت ﷺ کی بیعت لینے کا ثبوت قرآن و حدیث سے
۳۱-۳۲	آنحضرت ﷺ کا کئی بار تجدید بیعت لینا اور سوائے بیعت خلافت کے اور اقسام کے ترک ہو جانیکا زمانہ صحابہ مین سبب۔
۳۲-۳۳	بیعت کے جاری کرنے مین حکمت و مصلحت اور خدا کا حکم کرنا توبہ کے واسطے۔
۳۳-۳۴	ایک لڑکے کا آنحضرت ﷺ کی خدمت قدسی مرتبت مین بارادہ بیعت حاضر ہونا اور آپ کا دست مبارک اوسکے سر پر رکھنا۔
۳۴-۴۴	حکم مانع الخیر کا اور مہر مفتی صاحب و جناب مولانا محمد عبد الحی صاحب وغیرہ اور تصدیق علما کے۔
۴۵	تقریظ مولوی محمد عظمت اللہ صاحب کے
۴۶-۴۷	تقریظ مولوی اعظم شاہ صاحب شاہجہان پوری کے۔
۴۸	قطعہ تاریخ مولوی محمد ولی صاحب کا

تمت

۲۳۹

فیما بہا من حسنات بنزل الینا المکرم

بمجموعہ کتب دلیل متین سبعین سنت سنی مشتمل بر تحقیق اشیاء موجودہ شریف

تحفۂ حمیدیہ ۱۳۰۱

[illegible] جناب فیضمآب قدوۃ العلماء [illegible]

حسب فرمایش عظیم الشان رفیع المکان عالی مناقب جناب منشی محمد عبد العلی صاحب دام اقبالہ

مطبع [illegible] در دبدبۂ احمدی طبع شد

۲۳۹۶

۲

وما ارسلناک الا رحمة للعالمین

بسم الله الرحمن الرحیم

خاموشی از ثنای تو حد ثنای تست

مین کس زبان سی حق سبحانہ جل شانہ کی حمد ادا کرون یا جناب رسالتمآب او راون کی آل واصحاب کی مدح وثنا کرون غایت درجہ نادم ہون کہ میری زبان کو اسکا یارہ نہین بجز اظہار قصور چارہ نہین اودہر اللہ کی نعمتونکا احصا نہین ادہر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رحمتون کی انتہا نہین کہانسے گویائی باؤن کہان سے مضامین لاؤن جو لوگ تمام عمر اسی سے رطب اللسان ہوے انجام کار عاجز و حیران ہوے سبحان اللہ ذاکرین خدا کا کیا کہنا اَعَدَّ اللّٰہُ لَھُمْ مَغْفِرَۃً وَّاَجْرًا عَظِیْمًا جنکے حقمین شاہد ہی تعالی اللہ مداح رسول اللہ کا کیا پوچھنا تُعَزِّرُوْہُ وَتُوَقِّرُوْہُ جنکی شان مین وارد ہی خاصکر جسکو تہوڑی سی بہی محبت سرور انبیا حاصل ہی موافق مَنْ اَحَبَّ شَیْئًا فَاَکْثَرَ

ذِکرہٗ وہ آپ کے ذکر خیر مین شاغل ہی ۔ اور جسکو مغوی نے احاطہ بغض مین گھیرا ہی
اس امر خیر سے اوس نے منہ پھیرا ۔ لاریب جو مداح نبی عربی ہی ۔ اوسیکے لیے صلاح
وفلاح دنیوی واخروی ہی ۔ کامل الایمان اسکو وسیلہ نجات جانتے ہین ۔ بخوبی
اپنے مطلوب مقصود کا چہرہ پہچانتے ہین ۔ عشاق رسول ایک ایک حرف پر جان فدا
کرتے ہین ۔ عین وجد مین خدا خدا کرتے ہین ۔ واقعی اگر مداح رسول اللہ دنیا مین
نہ آتے ۔ اور علماے دین محفل میلاد شریف کی ترغیب نفرماتے ۔ تو بارہ سو برس
کے بعد کوئی شخص عامی رسول اللہ کا پہچاننے والا نہوتا ۔ اوس شفیع روز جزا کا جاننے
والا نہوتا ۔ خصوصاً جب سے ضعف اسلام طاری ہوا ۔ دریاے شرک وکفر
بطغیانی جاری ہوا ۔ لوگون کو آنحضرت صلعم کیجانب سے غفلت ہونے لگی ۔ مناہی
شرعیہ کی کثرت ہونے لگی ۔ اس محفل اقدس کا رواج ہوا ۔ جسنے یہ نفع عام بخشا ۔
کہ ہر مقام کے عوام وخواص معجزات باہرات وفضائل جلیلہ وفواضل جمیلہ
وعجایب ولادت وغرایب رضاعت جانتے ہین ۔ جیساکہ چاہیے آنحضرت علیہ
الصلوٰۃ والتحیۃ کو مانتے ہین ۔ یہ وہ ذکر خیر ہی کہ ہر زمانہ کے علما اسکو پسند
کرتے آئے ۔ اور اسکے منافع اپنے کتب مین تحریر فرمائے ۔ اور بانیان محفل
اقدس نے جو ثمرات پائے ۔ اوسے دیکھکر منکرین شرمائے ۔ مگر چونکہ یہ زمانہ قرب

قیامت ہی شرور واشرار کی کثرت ہی امور خیر کے بند کرنے مین کوشش
کیجاتی ہی جو ضعف اسلام کو بڑہاتی ہی جب اس امر خیر کے جاری ہونے پر
بعض مخالفین رشک کرنے لگے اسکے منانیکا دم بھرنے لگے کوئی شرک
ٹھہرانے لگا کوئی بدعت سیئہ بتانے لگا بمصداق الحق یعلو ولا یعلی
اس طور پر اسکا ثبوت ہوا کہ بعض کو اقرار اور بعض کو سکوت ہوا چنانچہ
کچھ زمانہ ہوا ہی ابھی کا یہ ماجرا ہی کہ قصبہ کرسی ضلع بارہ بنکی مین ایک
دیندار محب رسول مختار نے محفل اقدس میلاد شریف کے آراستہ کرنیکا
ارادہ کیا اس امر خیر مین حوصلہ اپنی ہمت سے زیادہ کیا ایک شخص نے
بدعت وناشروع ٹھہراکے منع کیا اور گفتگو مین جواز بیعت پیران طریقت
کا انکار بھی ظاہر ہوا بجرد اس قیل وقال کے بعض محبان رسول کریم
نے دونو امر کا استفتا کیا سعادت جاویدسے اپنا دامن امید بھر لیا جواب
باصدق وصواب اسکا قلم بردشتہ جناب فیضماب زبدۂ علماء عظام عمدۂ صوفیہ
کرام مسند آرا شریعت زینت افزاے طریقت استاذی ومقتدائی حضرت
مولانا حافظ ابو الحامد محمد عبد الحمید صاحب دام بالفیوض والبرکات
والمواہب خلف رشید جناب ولایت انتساب سلطان الاولیا برہان الاصفیا

یہ بات خود بلند ہوتی ہی اور بلندی کی نہین جاتی

بیشتر سے یعنی فیضان رسول کی سنہ ۱۳۰۰ھ تک

مقتدای آفاق شیخ العصر علی الاطلاق اکمل الکاملین افضل الفاضلین
برگزیدہ درگاہ خداوند رحیم قطب الوقت حضرت مولانا حافظ
شاہ ابوالحیا محمد عبد الحلیم صاحب قدس سرہ الکریم
فرنگی محلی لکھنوی نے دلائل ساطعہ و براہین قاطعہ کے ساتھ ایسا تحریر
فرمایا کہ منکر کو بجز اقرار و اعتقاد کچھ نہ بن آیا پھر اوس پر تمام علمای فرنگی
محل و دیگر علماے مشاہیر کے مواہیر ثبت ہوئین، تصدیق کی
عبارتین تحریر کی گئین، جب یہ منطوق واجب الوثوق بمواہیر
و مواثیق علماے معتمدین طیار ہوا، اس عاجز مسکین خادم الطلبہ
محمد نصیر الدین ابن مورد مراحم لم یزلی جناب شیخ رحیم ایزد
صاحب بلہروی اصلح اللہ حالہما و خیر مآلہما نے بغرض
اشاعت بصورت رسالہ اس کو تحریر کیا، اور عبارات عربیہ
کا ترجمہ حاشیہ پر بزبان اردو عام فہم چڑھایا، اور جناب مولانا
صاحب نے نام انکا ہدیہ حمیدیہ تجویز فرمایا، اگرچہ اس بارہ
مین چند رسائل پیشتر بھی تحریر ہو کے مشتہر ہو چکے ہین، جنکو
دیکھکر اہل عناد اپنی کم فہمی و سوء عقیدت کو رو چکے ہین

اور بہتر کرے اون دونون کا انجام ...

لیکن یہہ رسالہ ایسا تحریر ہوا کہ جس نے دیکھا عمل علے پڑھا
زیادہ تعریف کی اس مختصر مین گنجایش نہین روضۂ رضوان
محتاج پیرایش نہین جسوقت ناظرین باتمکین چشم اعتقاد سے اسکو
مطالعہ فرمائین گے سعادت ازلی اور حسن عقیدت سے حظ وافر
وبہرہ متکاثر پائین گے اور جو اخوان اسلام باصدق وصفا
انصاف کو کام فرمائین گے تعصب و اعتساف کو کام مین نہ لائینگے
راہ حق کو حق جانین گے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ذریعۂ
نجات کا وسیلہ گردانین گے وہ لوگ بالضرور ذکر خیر جناب
رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو باعث فلاح وسعادت
اور توجہ اولیاء کرام قدس اللہ اسرارھم الی یوم القیام
کو موجب صلاح وبرکات سمجھینگے محفل میلاد شریف و
وبیعت ارباب طریقت کو ذریعہ حصول نجات سمجھینگے
واللہ المستعان
وعلیہ التکلان

سوال

کیا فرماتے ہین علماے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ مین
کہ محفل میلاد شریف کرنا شرعا درست ہے یا نہین اور مشائخ سے بیعت کرنا
درست ہی یا نہین اور جو شخص ان دونون باتون سے منع کرے اوسکے لئے
کیا حکم ہے بحوالہ کتب مفصّل ارشاد ہو

جواب

هوالموفق للجواب
واللّٰه هو بالصواب

جواب سوال اول جو محفل میلاد شریف مناہی شرعیہ ومنکرات سیئہ
سے خالی ہو اور اوسمین روایات صحیحہ کتب معتبرہ سے بلا افراط وتفریط بیان
کیجاوین اور آداب قرارت وسماعت ملحوظ رہین اور بانی بخلوص نیت وحسن
عقیدت واسطے محبت حضرت سرور عالم فخر بنی آدم نبی اعظم رسول اکرم
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بنا کرے شرعا درست بلکہ باعث ہزاران ہزار
حسنات وبرکات ہی اسواسطے کہ اس صورت مین مقصود اصلی ورکن
اعظم تعریف شریف وذکر فضائل جلیلہ وفواضل جمیلہ ومراتب عالیہ

ومناقب متعالیہ حضرت رسالت مرتبت علیہ وعلی آلہ الصلوۃ والتحیۃ ہیں اور
ثناخوانی آپکی اپنے لیے سبب فلاح وموجب برکت ہے جب کہ خود بنفس نفیس اللہ
تعالی آپکی مدح واوصاف سنیہ کتب سماویہ میں ارشاد فرماوے اَلَّذِیْنَ
یَتَّبِعُوْنَ الرَّسُوْلَ النَّبِیَّ الْاُمِّیَّ الَّذِیْ یَجِدُوْنَہٗ مَکْتُوْبًا عِنْدَھُمْ
فِی التَّوْرٰىةِ وَالْاِنْجِیْلِ قرآن شریف میں آوے وفی مشکوٰۃ المصابیح
عن عطاء بن یسار قال لقیت عبد اللہ بن عمرو بن العاص قلت اخبرنی
عن صفة رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی التوراة قال اجل
واللہ انہ لموصوف فی التوراة ببعض صفتہ فی القرآن یا ایھا النبی
انا ارسلناک شاھدا ومبشرا ونذیرا وحرزا للامیین انت عبدی
ورسولی سمیتک المتوکل لیس بفظ ولا غلیظ ولا سخاب فی الاسواق
ولا یدفع بالسیئة السیئة ولکن یعفو ویغفر ولن یقبضہ حتی
یقیم بہ الملة العوجاء بان یقولوا لا الہ الا اللہ ویفتح بہا اعینا
عمیا واذانا صما وقلوبا غلفا انتہی وھکذا فی صحیح البخاری
واخرجہ البیہقی عن ابن عباس قال قدم الجارود فاسلم
قال والذی بعثک بالحق لقد وجدت صفتک فی الانجیل

وقد بشرتك البتول ع في المواهب اللدنية للعلامة القسطلاني
وفي زبور داود عليه السلام في مزمور الرابعة والاربعين
فاضت النعمة من شفتيك من اجل هذا بارك تقلد ايها
الجبار سيفك فان شرائعك وسنتك مقرونة بهيبة يمينك
وسهامك مسنونة وجميع الامم يخرون تحتك فهذا المزمور
بمحمد صلى الله عليه وسلم فالنعمة التي فاضت شفتيه
وهو القول الذي يقوله وهو الكتاب الذي انزل عليه
والسنة التي سنها وفي قوله تقلد سيفك ايها الجبار دلالة
على انه النبي العربي اذ ليس يتقلد السيف انه من الامم الا
العرب وكلهم يتقلدونها على عواتقهم وفي قوله وان
شرائعك وسنتك نص صريح على انه صاحب سنة و
شريعة وانها تقوم بسيفه والجبار الذي يجبر الخلق بالسيف
على الحق ويصرفهم عن الكفر جبرا انتهى وفي المدارج هم چنانكه
در كتب ثلاثه توريت وانجيل وزبور وصف آنحضرت صلى الله
عليه وسلم مذكور ومزبور است وصف انبياء ديگر نيستند سطور

ومذکور ست انتہی و قال سبحانہ تعالی شانہ فی کتابہ المبین وما
ارسلناک الا رحمۃ للعالمین و ایضا ما کان محمد ابا احد من
رجالکم ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین وقس علی ہذا اور حضرات
انبیا و مرسلین صلوات اللہ علی نبینا و علیہم اجمعین اپنی امتون سے
آپکے مناقب فرماوین آپکی ولادت و بعثت کی خبر دیجاوین کما
قال تعالی و اذ قال عیسی ابن مریم یبنی اسرائیل انی رسول اللہ الیکم
مصدقا لما بین یدی من التورىة ومبشرا برسول یاتی من
بعدی اسمہ احمد اور خود جناب رسالتمآب سرور عالم صلی اللہ علیہ و
آلہ وسلم اپنی زبان فیض ترجمان سے اپنے فضائل حمیدہ و خصائل پسندیدہ
ارشاد فرمائین یادداشت کیواسطے اپنی امت کو سکھاین عن ابی سعید
قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم انا سید ولد آدم یوم
القیمۃ ولا فخر و بیدی لواء الحمد ولا فخر وما من نبی یومئذ
آدم فمن سواہ الا تحت لوائی وانا اول من تنشق عنہ الارض
ولا فخر رواہ الترمذی وھکذا فی مشکوۃ المصابیح وعن
ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بعثت

من خیر بنی آدم قرنا فقرنا حتی کنت من القرن الذی کنت
منہ رواہ البخاری وقس علی ھذا پس ہم لوگ تو زائد مستحق ہین
کہ اپنے آقا ی ولی نعم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مناقب
کو یاد کرین اور باہم ذکر کرکے اور اسم سابقہ پر فخر کرین اور اللہ
تعالی کا شکر ادا کرین کہ ہمکو افضل الرسل کی امت بنایا اور بتصدق آپکے
ہمارا مرتبہ بڑہایا اور اسمین سب اسلاف واخلاف متفق ہین البتہ
ہیئت کذائیہ مین اون لوگون نے کلام کیا ہی جنھون نے ظاہر پر نظر
کی اور کنہ تک نہین پہونچے اسمین شک نہین کہ یہ محفل اقدس اس انداز
کی زمانہ جناب رسالتمآب صلعم مین نتھی اور زمانہ صحابہ وتابعین رضوان
اللہ تعالی علیہم اجمعین مین بھی اسکا ثبوت نہین اسیوجہ سے لوگون نے
اسے بدعت کہا ہی لیکن اگر معنی بدعت کے سمجھی جاوین تو اونکی مراد موافق
اپنے قول کے حاصل ہے نقاد احادیث نبوی حضرت مولانا شیخ عبدالحق
دہلوی علیہ رحمۃ اللہ الحق القوی فرماتے ہین بدانکہ ہرچہ پیدا شد بعد از
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بدعت ست از ان انچہ موافق اصول و قواعد
سنت اوست وقیاس کردہ است بران آنرا بدعت حسنہ گویند وانچہ

حضرت آدم کی اولاد کے ... یہانتک کہ مین اوس قرن مین ... اسکو بخاری نے روایت کیا ہے ... ۱۲ منہ

مخالف آن باشد آنرا بدعت وضلالت خوانند انتہی اور طیبی مین قول شیخ
ابو القاسم کو نقل کیا ہے والبدعۃ مالیس لہا اصل فی الکتاب والسنۃ
والاجماع الامۃ انتہی اور حافظ احادیث مصطفوی حضرت امام نووی بدعت
کی تعریف فرماتے ہین وفی الشرع احداث مالم یکن فی عہد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم اور عالم مرتاض حضرت قاضی عیاض شرح مسلم مین
فرماتے ہین ما احدث بعد النبی صلعم فہو بدعۃ فان کان موافقا
لاصل من السنۃ قیاسا فہو محمود والا فہو ضلالۃ انتہی اور منہاج
السنۃ مین ہے والبدعۃ قد تذکر ویراد بہا القبیحۃ وقد یراد بہا
الاحداث المطلق انتہی زبدۂ محققین باحترام حضرت امام ابو محمد عبد العزیز
بن عبد السلام رحمۃ اللہ علیہ الی یوم القیام نے اسکی پانچ قسمین کہین اول
واجبہ جیسے ملاحدہ ومبتدعین کے رد کے لئے نظم ادلہ متکلمین اور فہم معانی
قرآن کے لئے علم نحو کا پڑھنا اور تدوین فقہ دوسرے مندوبہ جیسے کتب علم کا تصنیف
کرنا اور مدارس بنانا تیسرے مباحہ جیسے تبسط الوان اطعمہ مین چوتھے محرمہ جیسے ایجاد
مذہب قدریہ وجبریہ پانچوین مکروہ جیسے تزویق مصاحف ہکذا قال
النووی فی شرح المسلم یس جو چیزین بعد رسول مقبول صلعم کے حادث

ہوئی ہین وہ سب بدعت ہون گی لیکن جنسے امور دین مین رخنہ
پڑتا ہی اور محض لا اصل لہ ہین وہ بحسب اپنی شان کے مکروہ یا محرمہ
ہون گے اور بدعات سیئہ سے اونکا شمار ہوگا اور کلّ بدعۃ ضلالۃ
اونہین پر صادق آویگا ورنہ اونکی وجوب یا ندب یا اباحت مین بحسب مقام
کیا کلام ہی اور اونکی بدعت حسنہ ہونے مین کیا تامل اسی بنا پر باب
تراویح مین حضرت امیر المومنین امام العادلین عمر فاروق رضی اللہ تعالی
عنہ کا نعمت البدعۃ هذہ فرمانا درست ہوجاویگا چنانچہ اس کلام
کی وہ قول تائید کرتا ہی جسے مرقاۃ الصعود الی سنن ابی داود مین حدیث
شریف کلّ محدثۃ بدعۃ وکلّ بدعۃ ضلالۃ کے تحت مین خطابی
سے نقل کیا ہی هٰذا خاصّ فی بعض الامور دون بعضٍ وکلّ شئ احدث
علی غیر مثالٍ من احوال الدین وغیر عباتہ وقیاسہ واما ما کان
مبنیًا علی قواعد الاصول مردودًا الیها فلیست ببدعۃ ولا
ضلالۃ انتهی اور صاحب مجمع البحار نے کلّ بدعۃ ضلالۃ کے
تحت مین فرمایا ہی هٰذا خصّ منہ ما هو واجب کنظم ادلۃ للتکلمین
او مندوب کتصنیف کتب العلم والدین وبناء المدارس

او مباح کالتبسط فی انواع الاطعمۃ انتہی پس یہ عمل میلاد شریف
بھی بدعت حسنہ ہوگی اور مندوبات سے اسکا بھی شمار ہوگا چنانچہ مصباح
الزجاجہ علی سنن ابن ماجہ میں ہے والصواب انہ من البدع الحسنۃ
المندوبۃ اذا خلا عن المنکرات شرعاً انتہی اور زبدۃ الفاضلین
عمدۃ الکاملین صدر ایوان تبحر معارف وعلوم حضرت ابن حجر مکی رحمۃ اللہ
علیہ الی یوم معلوم اپنی رسالہ النعمۃ الکبریٰ علی العالم بمولد سید ولد
آدم میں فرماتے ہیں اعلم انہ ای ان عمل المولد بدعۃ لانہ لم ینقل
عن احد من السلف من القرون الثلاثۃ اللتی شہد النبی
صلے اللہ علیہ وسلم بخیریتہا لکنہا بدعۃ حسنۃ لما اشتملت علیہ
من الاحسان الکثیر للفقراء ومن قراءۃ القرآن واکثار الذکر
والصلوۃ والسلام علی النبی صلے اللہ علیہ وسلم واظہار السرور والفرح بہ صلی اللہ علیہ وسلم
المحبۃ لہ وغاظۃ اہل الزیغ والعناد من الزنادقۃ والملحدین والکفرۃ والمشرکین
ولاجل ذلک لما ظہرت بعد تلک القرون الثلاثۃ لم تزل اہل الاقطار
فی سائر المدن والامصار یحتفلون بعمل المولد فی شہرہ فی
ولائم مشتملۃ علی کثرۃ المطاعم والاحسانات والصدقات

المبرات مع الاکتفاء من قراءة القران والذکر وقراءة مولدہ
وما اشتمل علیہ من کراماتہ ومعجزاتہ واظہار السرور والفرح
لہ انتہی اور جو باتین اس محفل اقدس سے حاصل ہوتی ہین بالفعل
اس ضعف اسلامی مین اونکا حاصل کرنا بہت ضروری ہی اول یہ کہ
اپنے مخدوم عالم باعث آفرینش آدم صلی اللہ علیہ وسلم کے فضائل و
کمالات جب دریافت کرینگے اعتقاد مین مضبوطی حاصل ہوگی اور یہہ
ظاہر ہی کہ جملہ ضعفائے اسلام کو اسقدر کہان خیال کہ بطور خود اونکے
فضائل ومناقب کیطرف توجہ کرین یا علما کی صحبت مین حاضر ہوکر فضائل
آپکے دریافت کرین جس لطف سے اس محفل اقدس مین سنتے ہین و دریافت
کرتے ہین دوسرے یہ کہ جب حالات غزوات و عجائبات سنینگے حمیت
اسلامی جوش مین آوے گی قوۃ ایمانی کو بڑہاوے گی تیسرے یہ کہ بنجوای
من احب شیئا فاکثر ذکرہ اس ذکر شریف سے محبت آپکی قلوب اہل
اسلام مین منتقش ہوگی جو ہم سب مسلمانون پر فرض ہی بمقتضاے
حدیث شریف لا یؤمن احدکم حتی اکون احب الیہ من نفسہ و
والدہ وولدہ والناس اجمعین اور یہ تینون باتین حضرات

اصحاب کبار و اہلبیت اطہار مین بدرجہ کمال بوجہ صحبت و قربت آنحضرت علیہ الصلوۃ والتحیۃ حاصل تہین پس اونہین کچھہ اسکی ضرورت نتھی کہ ان باتون کی تحصیل کے لیے واسطہ ڈہونڈہتے باانیہمہ اسکا شمہ اوس زمانہ مین بھی ثابت تھا چنانچہ آنحضرت علیہ الصلوۃ والتحیہ حضرت حسّان علیہ الرضوان کے واسطے منبر کو قائم فرماتے تھے اور وہ اوسپر چڑہکر فضائل حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے لوگون کو سناتے تھے کما فی المشکوٰۃ عن عائشۃ قالت کان رسول اللّٰہ صلعم یضع لحسّان منبرًا فی المسجد یقوم علیہ قائما یفاخر عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ او ینافح و یقول رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ان اللہ یؤید حسّان بروح القدس ما نافح او فاخر عن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رواہ البخاری اور بعض فضلائے تحریر رسالہ التنویر فی مولد البشیر والنذیر سے نقل کرتے ہین عن ابن عباس رضی اللہ عنہما انہ کان یحدث ذات یوم فی بیتہ وقائع ولادتہ صلے اللہ علیہ وسلم لقوم فیستبشرون ویحمدون اللہ ویصلون علیہ علیہ السلام فاذا جاء النبی صلے اللہ علیہ وسلم قال حلت لکم شفاعتی

وایضاً عن ابی الدرداء رضی اللہ عنہ انہ مر مع النبی صلے اللہ
علیہ وسلم الی بیت عامر الانصاری وکان یعلم وقائع ولادتہ
علیہ السلام لابنائہ وعشیرتہ ویقول ھذا الیوم ھذا الیوم
فقال علیہ الصلوۃ والسلام ان اللہ فتح لک ابواب الرحمۃ
والملئکۃ یستغفرون لک من فعل فعلک نجی نجاتک انتہی
اگرچہ ان دونون حدیثون مین محدثین کو کلام ہی لیکن اور آثار کیا کم
ہین علاوہ ان سب باتون کے حضرت سرور عالم صلے اللہ علیہ
وسلم نے خود مجمع اصحاب مین اپنی فضائل اوسوقت ارشاد
فرمائے کہ حاضرین وقت انبیاے سابقین صلوات اللہ علی نبینا و
علیہم اجمعین کے فضائل بیان کرتے تھے اور حضرت سرور عالم صلے
اللہ علیہ وسلم کا کچھہ ذکر نتہا پس آپنے الا حرف تنبیہ کے ساتھہ اپنے
مناقب سے اون لوگون کو مطلع فرمایا جس سے بداہتہ آپکے ذکر شریف
کی تاکید معلوم ہوتی ہی اور آپکے اوصاف حمیدہ کو فراموش نکرنیکا
اصرار سمجھا جاتا ہی فی مشکوۃ المصابیح عن ابن عباس قال جلس
اناس من اصحاب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم فخرج

حتى اذا دنا منهم سمعهم يتذاكرون قال بعضهم ان الله اتخذ
ابراهيم خليلا وقال اخر موسى كلمه الله تكليما
وقال اخر فعيسى كلمة الله وروحه وقال اخر ادم اصطفاه الله
فخرج عليهم رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال قد سمعت
كلامكم وعجبكم ان ابراهيم خليل الله وهو كذلك وموسى
نجي الله وهو كذلك وعيسى روحه وكلمته وهو كذلك
وادم اصطفاه الله وهو كذلك الا وانا حبيب الله
ولا فخر وانا حامل لواء الحمد يوم القيمة تحته ادم فمن
دونه ولا فخر وانا اول شافع واول مشفع يوم القيمة
ولا فخر وانا اول من يحرك حلق الجنة فيفتح الله لي فيدخلنيها
ومعي فقراء المومنين ولا فخر وانا اكرم الاولين والاخرين
على الله ولا فخر اور ایکبار مجمع اصحاب کبار مین حضرت سرور عالم
صلے الله علیه وسلم نے منبر پر چڑہکر اپنے فضائل ارشاد فرماے
مومنین حاضرین کو سنہاے فی المشکوة عن العباس انه جاء
الى النبي صلى الله عليه وسلم فكانه سمع شيئا فقام النبي

صلی اللہ علیہ وسلم علی المنبر فقال من انا فقالوا انت رسول
اللہ قال انا محمد بن عبد اللہ بن عبد المطلب ان اللہ خلق الخلق
فجعلنی فی خیرهم ثم جعلهم فرقتین فجعلنی فی خیرهم فرقة
ثم جعلهم قبائل فجعلنی فی خیرهم قبیلة ثم جعلهم بیوتا فجعلنی
فی خیرهم بیتا فانا خیرهم نفسا وخیرهم بیتا انتہی پس اگرچند
مسلمان ایک مقام پر جمع ہون اور کوئی شخص متدین مقام بلند سے
حضرت رسالت مرتبت خیر الانام علیہ وآلہ التحیۃ والسلام کے فضائل
وما یتعلق بہا بیان کرے اور حاضرین کو سنادے نعمت عظمی اللہ جل جلالہ
کے یاد دلاوے تو اوس مین کیا ہرج ہی اور کیونکر بدعت سیئہ ہو سکتا ہی
اور یہ محفل صرف اسیواسطے موضوع ہوئی ہی کہ اسکی وجہ سے حضرت
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیجانب سے لوگونکو غفلت نہو چنانچہ
اولا اسکو ملک مظفر ابو سعید کوکری نے سنہ ۶۰۴ ہجری مین بنا کیا اور حضرت
مولانا ابو الخطاب ابن دحیہ کلبی نے کتاب التنویر فی مولد البشیر النذیر
تصنیف فرمائی اور اوسوقت کے علمانے اسکو نہایت پسند کیا اور
خود بھی شریک ہوتے رہے اور اس امر خیر کے جاری کرنے مین ملک

لوگون کے دو گروہ بنائے اور مجھکو بہتر گروہ مین کیا پھر خاندان بنائے اور مجھے بہتر خاندان مین کیا پھر گھر بنائے اور مجھے بہتر گھر مین کیا پس مین ذات مین بہتر ہون اور گھر مین بہتر ہون ۱۲

موصوف کی بہت کچھہ تعریف کی چنانچہ النعمة الکبری علی العالم

بمولد سید ولد آدم مین ہی وممّا یدل علی ان عمل المولد المشتمل علی عمم

من الاحسان الواقع والذکر الکثیر بدعة حسنة اکثار الامام

الکبیر ابن شامہ شیخ النووی الثناء علی الملک المظفر صاحب

اربل بما کان یفعل من الخیرات فی ھذہ اللیلة مما یحکی

بعضہ عن غیرہ کما یعرف ذلک من وقف علی تاریخ ابن

خلکان وغیرہ فثناء مثل ھذا الامام علی ھذا الفعل فی

ھذہ اللیلة بخصوصھا ادل دلیل علی انھا بدعة حسنة

لاسیما ابو شامہ رحمہ اللہ تعالی انما ذکر ھذا الثناء الفائق

والمدح الرائق فی کتابہ الذی سماہ الباعث علی انکار البدع

والحوادث فذکرھذا الثناء الفائق والمدح الرائق فی ھذا

الکتاب الموضوع لانکار البدع ادل دلیل علی ذلک لیس

من البدع التی تنکر بل من الذی تستحسن وتشکر انتہی

اور ابن جوزی نے اپنے رسالہ مین لکھا ہی وقد بسط الکلام

بنابر شہرت ۱۲

فی ترغیب بمولد النبی صلعم فلا زال اھل الحرمین الشریفین

والمصر واليمن والشام وسائر بلاد العرب من المشرق والمغرب
يحتفلون بمولد النبي صلعم ويفرحون بقدوم هلال ربيع
الاول فيغتسلون ويلبسون بالثياب الفاخرة ويتزينون بانواع
الزينة ويتطيبون ويكتحلون ويأتون بالسرور في هذه
الايام ويبذلون على الناس بما كان عندهم من المضروب
والاجناس ويهتمون اهتماما بليغا على السماع والقراءة لمولد
النبي صلعم وينالون بذلك اجرا جزيلا وفوزا عظيما ومما
جرب عن ذلك انه وجد في ذلك العام كثرة الخير والبركة
مع السلامة والعافية وسعة الرزق وازدياد المال و
الاولاد والاحفاد ودوام الامن والامان في البلاد
والامصار والسكون في البيوت والدار ببركة مولد
النبي صلعم حكي انها كانت في جيران احد يهودية منكرة
متعصبة فقالت ميجبة لزوجها ما بال جارنا المسلم ينفق
مالا جزيلا وينفق اموالا كثيرا ويتصدق على الفقراء والمساكين
ويطعم بانواع الطعام في مثل هذا الشهر فما حاله فقال

لها زوجها لعله يزعم ان له نبيا ولد فى هذا الشهر فيضع مولدا

له ويكون بذلك عنده فرحة وسرور لنبيه صلعم فانكرت

اليهودية فى ذلك واقبل عليهما الليل فنامت اليهودية فاذا

رجل كثيرا الانوار وحوله جماعة من اصحابه فرأت وتعجبت

وسالت عن اصحابه من هذا الذى اره اغر واكرم فيكم فقالوا

محمد رسول الله صلعم فقالت هل اذا كلمت يكلمنى

هو قالوا نعم فقصدت اليه وتقدمت وسلمت وقالت يا رسول

الله صلعم فقال لها لبيك يا امة الله فبكت اليهودية وقالت

كيف تجيبنى وكيف تقول لبيك وانا على غير دينك

فقال لها ما اجبت الا علمت ان الله قد هداك فقالت

مُدّ يديك فانى اشهد ان لا اله الا الله وانك محمد رسول

الله صلعم فانتبهت من النوم واستيقظت وهى فرحة

مسرورة من هذا المنام الذى رأت فيها سيد الانام

فعاهدت الله فى ردها ان اصبحت فاتصدق لرسول الله

صلعم بجميع ما املك من مالى وامنع مولد اله فلما اصبحت

وارادت ان تودی بما عاهدت فرأت حینا زوجها کذلک
فرحا مستبشرا وعازما علی بذل ماله فقال لها زوجها هذا
لاجل الذی اسلمت علی یدیها البارحة فقالت رحمک الله
من اطلعک علی هذا السر المکنون فقال هو الذی اسلمت علی
یدیه فقالت الحمد لله جمعنی وایاک علی دین الاسلام
وانقذنی وایاک من الشرک والضلالة وجعلنی وایاک من
امة محمد صلعم انتهی اور سرحلقہ بجلائل علم و یقین حضرت مولانا جلال الدین
سیوطی علیہ رحمۃ الله الحق المبین اپنے رسالہ حسن المقصد فی
عمل المولد میں فرماتے ہیں انّ اصل عمل المولد الذی هو اجتماع
الناس وقراءة ما تیسر من القرآن وروایة الاخبار الواردة فی
بدء امر النبی صلی الله علیه وآله وسلم وما وقع فی مولده من
الآیات ثم مد السماط لهم فیاکلون وینصرفون من غیر زیادة
علی ذلک من البدع الحسنة التی یثاب علیها صاحبها لما
فیه من تعظیم قدر رسول الله صلی الله علیه وعلی آله وسلم
واظهار الفرح والاستبشار بمولده واول من احدث

فعل ذلك ابن المظفر ابو سعيد ابن زين الدين علي احد الملوك
الامجاد والكبراء الاجواد وكان له آثار حسنة وهو الذي
عمر الجامع المظفري وقال ابن كثير في تاريخه كان يعمل
عمل المولد الشريف في ربيع الاول ويحتفل به احتفالا هائلا
وكان غنيا شجاعا بطلا عاقلا عالما عادلا وقد صنف
الشيخ ابو الخطاب بن دحية له مجلدا في مولد رسول الله
صلى الله عليه وعلى آله واصحابه وسلم وسماه التنوير
في مولد البشير النذير فاجازه على ذلك بالف دينار
وقد طالت مدته في الملك الى ان مات وهو محاصر الفرنج
بمدينة عكاسة عام ثلاثين وستمائة انتهى وقال
سبط ابن الجوزي في مرآة الزمان حكى بعض من
حضر سماط المظفر في بعض الموالد انه عد في ذلك السماط
خمسة آلاف راس الغنم مشوية وعشرة آلاف دجاجة
ومائة فرس وثلاثين الف صحن حلوى وكان يحضر عنده
في ايام الموالد اعيان العلماء والصوفية فيخلع عليهم

ويطلبهم ويعمل للصوفية سماعًا من الظهر الى العصر ويرقص
بنفسه معهم وكان يصرف على المولد فى كل سنة ثلاث مائة
الف دينار وهذا كله سوى صدقات السر انتهى اور ابن ابى
شامه فرماتے ہیں ومن احسن البدع ما ابتدع فى ماننا هذا من
هذا القبيل ما كان يفعل بمدينة اربل كل عام فى اليوم الموافق
ليوم مولد النبى صلى الله عليه وسلم من الصدقات والمعروف
واظهار الزينة والسرور فان ذلك مع ما فيه من الاحسان الى
الفقراء فيشعر بمحبة النبى صلى الله عليه وسلم وتعظيمه واجلاله
فى قلب فاعله وشكر الله تعالى على ما من به من ايجاد رسوله
الذى هو رحمة للعالمين صلى الله عليه وسلم انتهى اور بحر
ذخار علوم صوری و معنوی حضرت مولانا شیخ عبد الحق دہلوی ما ثبت
من السنة فى ايام السنة میں فرماتے ہیں لا زال اهل الاسلام يحتفلون
بشهر مولده صلى الله عليه وسلم ويعملون الولائم ويتصدقون
فى لياليه بانواع الصدقات ويظهرون السرور ويزيدون فى
المبرات ويعتنون بقراءة مولده الكريم ويظهر عليهم من

برکاته کل فضل عمیم ومما جرب من خواصه انه امان
فی ذلک العام وبشری عاجلة بنیل البغیة والمرام فرحم الله
امرأ اتخذ لیالی شهر مولده المبارک اعیادا لیکون اشد علة
علی من فی قلبه مرض وعنادا انتہی اور صدر نشین عظمت وسروری
حضرت مولانا ابو الخیر ابن جزری رحمہ اللہ نے فرمایا من خواصه
انه امان فی ذلک العام وبشری عاجله بنیل البغیة والمرام
انتہی اور برگزیدہ رب العالمین الخالق الاکبر حضرت شیخ ظہیر الدین
بن جعفر فرماتے ہیں بدعة حسنة اذا قصد فاعلها جمع
الصالحین والصلوة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم والطعام
الطعام للفقراء والمساکین انتہی پس جب کہ تمام علما وصلحا وسکنائے
مکہ معظمہ ومدینہ طیبہ زادہ اللہ شرفہما ویمن وشام وجملہ بلاد عرب
از شرق تا غرب اس محفل اقدس کو پسند کرتے آئے اور انواع سامان
فرحت وبہجت کرتے رہے تو اسکو برا سمجھنا نعوذ باللہ من ذلک عقل
سلیم سے از حد بعید ہی اور بمقتضائے حدیث شریف ما راٰہ المسلمون
حسنا فهو عند الله حسن اسکو احسن وافضل وہ بھی سمجھ لیگا

جسے اونے عقل ہوگی اگر یہ بدعت سیئہ ہوتی تو جم غفیر علما وصلحا کا
ہر زمانہ مین اسکو جائز نہ رکھتا اور وہ لوگ ہرگز ہرگز اسمین شریک نہوتے
اور منجملہ اور ممنوعات کے اسکو بھی شمار کرکے لوگون کو اس سے منع کرتے
اور اسکی بانین کو فوائد جدیدہ وثمرات عدیدہ حاصل نہوتے اور حضرت
سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم کیجانب سے ترغیب وتحریص وبشارت
عالم رویا مین نہوتی حالانکہ ایسا ہوا ہی چنانچہ یوسف حجار کی اکثر
عادت اس محفل اقدس کے انعقاد کی تھی ایک شب حضرت سید
ابرار صلوات اللہ علیہ وآلہ الی یوم القرار کی زیارت سے مشرف
ہوئے دیکھا کہ آپ دربارہ محفل اقدس میلاد شریف تحریص وتاکید
فرما رہے ہین۔ وعلی ہذا القیاس حضرت موسے زرہونی کا بیان
ہے کہ ایکبار حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت
سے مین مشرف ہوا مینے پوچھا کہ یا رسول اللہ صلعم دربارہ محفل
اقدس کچھہ فقہا کلام کرتے ہین آپنے اوسکے جواب مین ارشاد فرمایا
من فرح بنا فرحنا بہ ؏ اور کیونکر نہو یہ محفل اقدس شمہ ہی مسرت
ولادت باسعادت حضرت خاتم النبوة علیہ وآلہ افضل الصلوة

؏ جو شخص مجھسے خوش ہوتا ہے مین اوس سے خوش ہوتا ہون ۱۲

والتحیہ کا اور آنحضرت صلعم کی ولادت کی خوشی مین شکر ہی اون نعماے
الہیہ کا جو بتصدق حضرت صلعم حاصل ہوئی ہین اور شکر ہر نعمت پر
واجب ہی اور یہ مسرت جشن ولادت باسعادت جناب رسالت مآب
صلعم ایسی چیز ہی جسکے باعث سے ابولہب نے اپنے عذاب مین کمی
پائی چنانچہ مواہب لدنیہ مین ہی وقد رؤی ابولہب بعد موتہ فی
النوم فقیل لہ ما حالک قال فی النار الا انہ خفف عنی
کل لیلۃ اثنین امص بین اصبعی ہاتین ماء واشار براس
اصبعہ وان ذلک باعتاقی لثویبۃ حین بشرتنی بولادۃ النبی
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وبارضاعہا لہ انتہی پس
واے برحال اون لوگون کے کہ ابولہب سا کافر ایسی نعمت لوٹے
اور وہ لوگ تردد کرین کہ آیا اس نعمت لازوال کا حاصل کرنا شرعا
درست ہی یا نہین ہان اگر شرائط نپائے جاوین یعنی روایتین ضعیف
بیان کیجاوین یا افراط وتفریط ہو یا راگنی کا لگاو ہو یا آداب
قرارت وسماعت ملحوظ نہون تو ایسی حالت مین بنا و شرکت ہی
اتقا ازاولے ہی ورنہ موجب معصیت ہوگا • **جواب**

اور ابولہب مرنے کے بعد خواب مین دیکھا گیا اوس سے پوچھا کہ تیرا کیا حال ہے اوس نے کہا کہ آگ مین پڑا ہون لیکن ہر دوشنبہ کے رات کو ان دو انگلیوں سے پانی چوستا ہون اور اپنی اونگلی کی طرف اشارہ کیا اور یہ تخفیف عذاب اس وجہ سے ہے کہ ثویبہ نے ولادت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی خوشخبری دی تھی

سوال ثانی

بیعت کرنا ایسے شخص سے کہ جسکا سلسلہ بصحت رسول مقبول سرور عالم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک بیدون قطع وفصل پہونچا ہوا ورہ صاحب
اجازت ہوا ور شرائط مشیخت بھی اوسمین پائی جاوین درست بلکہ سنت
ہی جیسا کہ رکن رکین دین متین نبی اللہ جناب مولانا شاہ ولی اللہ
محدث دہلوی رحمۃ اللہ الوالی تفصیل قول جمیل مین فرماتے ہین اعلم
ان البیعۃ سنۃ ولیست بواجبۃ لان الناس کانوا یبایعوا
النبی صلی اللہ علیہ وسلم ونقربوا بہا الی اللہ تعالی انتہی اسمین
شک نہین کہ حضرت رسالت مرتبت علیہ الصلوۃ والتحیۃ کا لوگونسے
بیعت لینا بالاجماع وبالاتفاق ثابت ہے قال اللہ سبحانہ جل شانہ
تنبیہا للناس وتعلیما اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَکَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰہَ
یَدُ اللّٰہِ فَوْقَ اَیْدِیْھِمْ فَمَنْ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنْکُثُ عَلٰی نَفْسِہٖ وَمَنْ
اَوْفٰی بِمَا عَاھَدَ عَلَیْہُ اللّٰہَ فَسَیُؤْتِیْہِ اَجْرًا عَظِیْمًا فی معالم
التنزیل قال السدی کانوا یاخذون بید رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ویبایعونہ ویداللہ فوق ایدیھم

فی المبایعة انتہی اور دوسرے مقام مین خدای خالق انام نے
ارشاد فرمایا ہی قرآن مجید و فرقان حمید مین آیا ہی یا ایہا النبی
اذا جاءک المؤمنات یبایعنک الایة عن عائشة قالت کان
النبی صلی اللہ علیہ وسلم یبایع النساء بالکلام بہذہ الایة
لا یشرکن باللہ شیئا قالت وما مست ید رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم ید امرأة الا ید امرأة یملکہا انتہی
کذا فی معالم التنزیل وفیہ ایضا عن معقل بن یسار
رضی اللہ عنہ قال لقد رأیتنی یوم الشجرة والنبی صلی اللہ
علیہ وسلم یبایع الناس وانا رافع غصنا من اغصانہا عن رأسہ
ونحن اربع عشرة مائة قال لم نبایعہ علی الموت ولکن بایعنا
علی ان لا نفر انتہی اور سنن ابن ماجہ مین ہی عن عبادة بن الصامت
قال بایعنا رسول اللہ صلی اللہ وسلم علی السمع والطاعة
فی العسر والیسر والمنشط والمکرہ والاثرة علینا
وان لا ننازع الامر اہلہ وان نقول بالحق حیث ما کنا
لا نخاف فی اللہ لومة لائم وعن عتاب مولی ہرمز قال

سمعت انس بن مالك يقول بايعنا رسول الله صلى الله عليه وسلم على السمع والطاعة فقال فيما استطعتم انتهى مختصرًا

اور سنن ابی داود مین ہے عن ابن عمر قال كنا نبايع النبي صلى الله عليه وسلم على السمع والطاعة ويلقنا فيما استطعت انتهى

زیادہ برین نیست کہ آنحضرت علیہ الصلوٰۃ والتحیہ نے لوگون سے بیعت گاہے ہجرت وجہاد پر لی ہے اور گاہے اقامت ارکان اسلام پر اور گاہے معرکہ کفار مین ثبات وقرار پر اور گاہے سنت کے ساتھ تمسک اور معصیت سے اجتناب پر جیسا کہ قول جمیل سے واضح ہے آپ یا یہ کہ بعد رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ اصحاب و تابعین رضوان اللہ تعالی علیہم اجمعین مین یہ جملہ اقسام بیعت کے کیون مروج نتھے پس حاصل یہ ہے کہ بیعت اقامت ارکان اسلام کی اوس زمانہ مین متروک ہونیکا سبب یہ تھا کہ اوس زمانہ مین تھوا رکے زور سے اور جنگ وجدال سے اسلام قبول کرتے تھے نہ اپنی رغبت وشوق سے جیسا کہ زمانہ نبوی مین اکثر ہوا کرتا تھا اور بیعت خلافت زمانہ اصحاب مین بحالت خلافت خلفا ثابت ہے اور بیعت تمسک واستقامت علی معرکۃ الکفار کے ترک ہونیکی وجہ ظاہر ہے کہ لوگ زمانہ نبوی مین بیعت کر چکے تھے دوبارہ کی

احتیاج نتھی برخلاف بیعت خلافت کے کہ اس مین تجدد نکلتا ہی اور یہ رواج
و چرچا بیعت کا بعد حضرت جنید بغدادی قدس سرہ اللہ ذوالایادی
کے ہوا ہی اور اسکے جاری کرنے مین مصلحت یہ ہی کہ اللہ تعالی نے امور
خفیہ کے مقابلہ مین امور ظاہرہ کو مقرر فرمایا ہی اور انکو امور خفیہ کا
قایم مقام بنایا ہی جیسا کہ اللہ تعالی کی الوہیت و رسول مقبول صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے تصدیق قلبی کے مقابلہ مین اقرار شرعًا
معین ہوا ہی کہ وہ تصدیق کا باعث اعتبار ہوتا ہی یا بائع و مشتری
کا دلمین راضی ہونا اسکے مقابلہ مین ایجاب و قبول معتبر ہوا ہی
جسکے سبب سے تراضی معتبر ہو جاتی ہی پس علی ہذا القیاس توبہ اور
ترک معاصی کا عزم کرنا اور حبل تقوی کر کے تمسک یہ سب امور خفیہ
تھے انکے مقابلہ مین بیعت معین ہوئی کہ ہم خرما و ہم ثواب توبہ
کی توبہ ہو گئی اور شیخ متدین کی اوسپر گواہی اور حضرات اولیا
اللہ کا توسل نور علی نور پس معلوم ہوا کہ رکن اعظم بیعت کا
توبہ ہی اور تبرک پس در بارہ توبہ اللہ نے فرمایا ہی یا ایہا[1]
الذین آمنوا توبوا الی اللہ توبۃ نصوحا عسی ربکم

[1] ای ایمان والو توبہ کرو اللہ کی طرف توبہ خالص عنقریب تمھارا پروردگار

ان یکفر عنکم سیاٰتکم و یدخلکم جنٰت تجری من تحتہا
الانہار اور یہ بھی اخبار و سیر سے ثابت ہے کہ ایک لڑکا بیعت کے لیے
حاضر خدمت رسالت مرتبت ہوا حضرت سرور عالم صلی اللہ
علیہ وسلم نے بلا عذر و انکار باوجود طفولیت تبرکاً اپنا دست
مبارک اوسکے سر پر رکھا اور دعاے توفیق و ہدایت فرمائی
جیسا کہ سنن ابی داود مین ہے عن عبد اللہ ابن ہشام قال وقد
کان ادرک النبی صلعم و ذہبت بہ امہ زینب بنت حمید
الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فقالت یا رسول اللہ
بایعہ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہو صغیر فمسح
راسہ انتہی پس اس سے بجز تبرک کے اور کیا مفہوم ہوا بنا بر
علیہ اگر کسی شخص لایق مشیخت و سزاوار ارشاد سے بیعت کرکے
ان دونون باتون کو حاصل کرے تو کیا حرج ہے ہان اگر شرائط
بالا نپائی جاوین اور شیخ متبع شریعت بھی نہو اور یہ شخص بخلوص
دل بھی بقصد توبہ و تبرک بیعت نکرے بلکہ برسم دنیوی تو اوسکے
فضول ہونے مین کیا شک ہے اور اوسکے جواز مین سراسر تامل ہے

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ یہ چھوٹا ہے پھر آپ نے اون کا سر چھوا تمام ہوئی عبارت ۱۲

غایۃ التحریر فی الرویا والتعبیر احسن الاقوال فی الطیرۃ والفال البلیغ التنفیذ من احکام التعویذ نقد العوامل من عقد الانامل آپ کی تصنیف ہی

جواب سوال ثالث

جب ان دونوں باتوں کا نیک ہونا ثابت ہوگیا پس اسکی ضد ضلالت ہوگی تو ضرور امر نیک سے منع کرنیوالا با وجود پائے جانے شرائط کے مانع الخیر ہوگا اور ہر مانع الخیر ضال و آثم ہی فی المشارق قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم من دعا الی ضلالۃ کان علیہ من الاثم مثل آثام من تبعہ لا ینقص ذلک من آثامہم شیئا واللہ اعلم وعلمہ احکم حررہ الفقیر الی رحمۃ اللہ الوحید خادم العلماء والعرفا ابو الحامد محمد عبد الحمید غفر اللہ ذنوبہ وستر عیوبہ ۱۳۰۱ ۵ ج ۲۳

صح الجواب واللہ اعلم حررہ الراجی عفو ربہ القوی ابو الحسنات محمد عبد الحی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی

اصاب من اجاب حررہ ابو سعید محمد عبد الخالق غفر اللہ الحلیم الفائق ۲۲ ۲۵ ۲۵

ما احسن هذا التقریر المصیب
فلله در المجیب حرره ابو الغفار
محمد عبد المجید غفر له الله الوحید ۱۳۰۲ھ

اصاب المجیب حرره
محمد امان الحق عفی عنه
المجیب مصیب والله اعلم
وحکمه احکم حرره العاصی محمد
عبد العزیز غفر الله ذنوبه وستر عیوبه
صح الجواب والله اعلم بالصواب
نمقه خادم اولیاء الله الکریم
محمد ابراهیم غفر له الله الرحیم

صح الجواب والله اعلم
بالصواب کتبه ابو الاکرم
محمد اکرم عفی عنه ۱۳۰۲ھ

صح الجواب والله اعلم والیه المرجع
والمآب حرره الراجی بالنعام الله
محمد افہام الله عفی الله عنه بفضله
هو المفضل ذو النعام

واقعی محفل میلاد شریف آراستہ
کرنا اور محفل مقدس میں شریک
ہونا اور شرف بیعت کسی بزرگ
پابند شریعت کے دست مبارک پر
حاصل کرنا معمول بہ سلف صالحین
اور علمائے محققین کا ایک زمانہ دراز

سے چلا آتا ہے اور اون حضرات کی وسیلہ نجات کا سبب جانا ہے واللہ اعلم حررہ الفقیر محمد عبد الوہاب عفا اللہ عنہ

واقعی جو محفل مولد شریف منہیات شرعیہ سے خالی ہو وہ باعث نزول برکات ہے حررہ نظام الدین احمد عفا عنہ اللہ الاحد

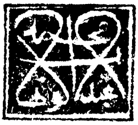

للہ در المجیب المثاب حیث اتی بالجواب الصواب

من قال سوا ذلک قد قال محالا

العبد

ابو النعمان

محی الدین محمد اعجاز حسین

مجددی عفی

عنہ

ان ہذا الجواب قرین بالحق والصواب
نمقہ احقر الامثال والاشباہ
محمد لطف اللہ

ما اصوب ہذا الجواب ان المجیب لقد
اصاب حررہ الراجی رحمۃ ربہ الباری
شاہ ولی اللہ القادری
غفر اللہ لہ

استحسان مجالس مقدسہ میلاد شریف
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مین
کچھ شک وشبہ نہین ہے بلکہ لحن خوش
وصوت حسن سے زیادہ تر خوش ومستحسن
ہے تا آنکہ الحان غنا مباح ہے حسب
تصریح علامہ علی قاری کے ان مجالس مین مباح
جائز وبیانہ فی رسالتنا المترجمۃ بمنتہی الکلام فی
اثبات عمل المولد والقیام واللہ
اعلم وعلمہ اتم سید شاہ علی۔

محفل مولد شریف جو خالی ہو منکرات
شرعیہ سے منعقد کرنا اور کسی بزرگ
کے ہاتھ پر جو متبع سنت رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ہو بیعت کرنا
اچھا ہے ان دونو چیزون کے منکر
کو علماے حرمین شریفین وہابی کہتے
ہین اور وہابی کو نہایت برا سمجھتے
ہین واللہ اعلم وعلمہ اتم کتبہ

فی الواقع جو مجلس میلاد شریف مشروط بدین شروط ہووے وہ سبب
حسنات اور باعث برکات ہی اور منکر اور مانع ایسے محفل پاک کا گناہ گار
اور مستحق عقاب ہی اول شرط یہ ہی کہ اخراجات اس محفل شریف کے مال
حلال اور طیب سی ہوون دوم خلوص نیت ہو یعنی صرف بلحوظ ثواب
اور اداے شکر نعمت ولادت باسعادت آنحضرت سرور عالم صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم ہووے سوم ذکر احادیث موضوعہ اور آیات
مخترعہ کا نہووے چہارم یہ نہو کہ امرا کو بلاوے اور فقرا کو رد کرے
جیسا حدیث ولیمہ مین ممانعت آئی ہی پنجم کوئی کلمہ خلاف شان
جناب احدیت اور خلاف شان جناب سرور عالم فخر بنی آدم
صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کے بیان نکرے ششم
فضائل اور شمائل جناب فیض مآب سرور عالم فخر بنی آدم صلی اللہ
علیہ وآلہ واصحابہ وسلم اور درود اور سلام کو نہایت ادب سے
بخشوع اور خضوع روایات صحیحہ اور معتبرہ سے صاف صاف
بیان کرے کہ عوام بخوبی سمجھہ لیوین کئی آدمی ملکے تبکلف مثل مرثیہ
خوانون کے نہ پڑہین ہفتم مبالغہ حمد اور ثنا مین یعنے آنحضرت

صلی اللہ علیہ وآلہ وازواجہ وسلم کو مرتبہ الوہیت تک نہ پہونچا دے
یعنی یہ بیان نکرے کہ جیسا اللہ تعالی کو علم اور قدرت ہی ویسی ہی
آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کو علم اور قدرت ہی
اسمین شرک پایا جاتا ہی اور اجتناب شرک سے واجب ہی فقط واللہ
اعلم بالصواب کتبہ الراجی الی رحمۃ رب الفلق خادم العلماء اہل الحق
المدعو بمحمد لمعان الحق غفر الغفار ذنوبہ وستر الستار عیوبہ
اسمین کچھہ شک نہین کہ جب اکثر علماء سلف صالحین وخلف کاملین
استحسان عمل میلاد خیر العباد کے قائل ہین اگرچہ از مانۂ قرون ثلاثہ
اصل اسکی ہیئت کذائی شریعت سی ثابت نہین مگر کوئی نہی بھی اسکے
نسبت منجانب شارع پائی نہین گئی بلکہ نفس عمل اور اصل غرض اسمین
قطع نظر صورت متنازع فیہا کے قرآن وحدیث سی ثابت اور متحقق
ہی جیساکہ مجیب لبیب نے تصریح اسکی کردی ہی تو پھر اسمین کلام کرنا
اور انکار اس عمل خیر سے بلکہ مانع ہونا اس سے آیہ کریمہ مَنَّاعٍ لِّلْخَيْرِ
مُعْتَدٍ أَثِيمٍ کے مصداق ہونا ہی اور دیندار یکی صاف راہ مین خنہ انداز یکے
کانٹے بونا ہی ہان یہ ہم بھی کہتے ہین کہ خالی ہونا اس عمل کا نواہی

و متوجہ با مور طریقت ہین ۱۲
کلمت منع کرنے والا اور سخت
گنہگار ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲ ۱۲

اور منکرات شرعیہ وتغنی وآلات محرمہ وروایات موضوعہ سے نہایت ضروری
ہی ورنہ بدعت ضلالت ہی اور عامل اسکا قابل ملامت ہی ولهذا سُئل الامام
المحقق الولی ابو زرعة بن العراقی عن عمل المولد امستحب هو ام مكروه
وهل ورد فيه شئ او نقل فعله عمن يقتدى به فاجاب بقوله الطعام
الطعام وايتاء الخيرات مستحب فی كل وقت فكيف اذا انضم الى
ذلك السرور بظهور نور النبوة فی هذا الشهر الشريف ولا يلزم
من كونه بدعة كونه مكروها فكم من بدعة مستحسنة بل واجبة
پس اس تقریر سے ثابت ہوگیا کہ عمل میلاد شریف کا بدعت حسنہ
ہی عامل اسکا ثواب پائیگا اور تارک اسکا قابل ملامت نهوگا اور جو
شیخ تاج الدین فاکہانی نے کہ متاخرین مالکیہ سے ہین اپنی کتاب
مسمی بالمورد فی عمل المولد مین اسکو بدعت مذمومہ لکہا ہی سو جواب
باصواب اوسکا شیخ جلال الدین سیوطی نے رسالہ حسن المقصد فی
عمل المولد مین بتفصیل تمام دیا ہی اور جملہ شبہات منکرین کا بخوبی
رد کیا ہی فمن شاء الاطلاع علیها فلیرجع الیها اور بیعت مروجہ
فی زماننا یعنی بیعت توبہ سنت مستفیضہ سے ہی اور انکار اسکا

منجر ہوتا ہی انکار طریقہ نبویہ کی طرف پس جو شخص متقی کذائی یعنی
باوجود تصدیق بما جاء النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موصوف بالفضائل
العملیہ من الضروریات والمستحسنہ ومحترز عن السیئات من الکبائر والصغائر
ظاہراً وباطناً بحسب ظن غالب مرید کے ہو تو وہ قابل بیعت کے ہی کہ اوسکے
ہاتھ پر توبہ کرے اور اوسکو نائب پیغمبر سمجھے اور وسیلہ وصول الی اللہ
جانے اور جو بعض اہل ہوا و منکرین صوفیان باصفا نے اس عبارت قول الجمیل
تصنیف حضرت شاہ ولی اللہ قدس سرہ کے ظاہر الفاظ کو دیکھکر اس
بیعت مروجہ کو بدعت مذمومہ قرار دیا اور کہدیا کہ سوای بیعت قبول
خلافت کے بیعت بجمیع اقسامہ بعد وفات آنحضرت کے بالاتفاق متروک
ہو گئی پس یہ بیعت مشائخ صوفیہ کی سنت مستفیضہ سے نہ رہی وہ عبارت یہ
ہی فظن قوم انہا مقصورۃ علی قبول الخلافۃ وان الذی یعتادہ
الصوفیۃ من مبایعۃ المتصوفین لیس بشیء حال آنکہ خود حضرت شاہ
ولی اللہ صاحب نے اس اعتراض منکرین کو سنکر فظن قوم سے رد اس
شبہہ مردودہ کا کردیا اور لکھدیا کہ اس قوم جہلہ نے سوای بیعت
خلافت کے تمام اقسام بیعت کے وجود سے انکار کیا ہی اور بیعت صوفیہ

۴ ... بیعت قبول خلافت پر اور اس بات کا کہ صوفیوں سے بیعت لینی جو عادت کی ہی یہ کوئی چیز نہیں ۱۲ منہ

کو محض بے اصل سمجھا ہے باوجودیکہ اصل اس بیعت توبہ کی سنت نبوی
سے ثابت ہے اور بیعت عام ہے خاص خلافت کے واسطے نہین چنانچہ جلد
ثانی مصفی شرح موطا مین لکھتے ہین باب البیعۃ علی ارکان الاسلام
وترک الکبائر وغیر ذلک وفیہ دلیل علی ان البیعۃ غیر مقصورۃ
علی قبول الخلافۃ والذی یتعاھدہ مشائخ الصوفیۃ لہ وجہ
اور سوا اسکے اس آیت کریمہ مین بھی بما عاھد سے تعمیم بیعت
کی سمجھی جاتی ہے اور واسطے ایفاے معاہدہ کے خواہ وہ ترک معاصی
وبجا آوری جملہ احکام شرعیہ کا ہو خواہ خاص ہو واسطے جہاد
اور اسلام کے حق تعالی کی طرف سے وعدہ عطای اجر عظیم ہے آیہ کریمہ ومن
اوفی بما عاھد علیہ اللہ فسیؤتیہ اجرا عظیما اور بھی صحیح بخاری
مین وارد ہے کہ عبد الرحمن رضی اللہ عنہ نے وقت خلافت خلیفہ
سوم کے بمشورت صحابہ رضوان اللہ علیہم حضرت عثمان کو خلیفہ
مقرر کردیا اور بیعت کے وقت یہ کہا ابایعک علی سنۃ اللہ وسنۃ
رسولہ والخلیفتین من بعدہ اور بروایت امام احمد یہ مروی ہے ابایعک
علی کتاب اللہ وسنۃ رسولہ وسیرۃ ابی بکر وعمر پس ان روایات سے

بھی ظاہر ہو کہ یہان سوای بیعت تقوی کے دوسری کوئی بیعت مقصود نہین
ہوسکتی کہ بیعت تقوی مین خلافت وغیرہ امور شرعیہ سب داخل ہین اس سے
اعتراض منکرین کا کہ جو بیعت فتح مکہ تک آنحضرت سے ثابت ہو وہ بیعت اسلام
وجہاد تھی اور جو بیعت توبہ تھی سو وہ بعد ہجرت کے ترک ہوگئی دفع ہوگیا
اسواسطے کہ کسی قسم کی بیعت ہو وہ داخل بیعت توبہ ہو بیعت توبہ کیا ہو سب
گناہونسے توبہ کرنا اور وعدہ عمل وامر شرعیہ ہو اور یہی بیعت اسلام بھی ہو
کہ اسمین شرک وکفر ودیگر گناہون سے تائب ہونا اور بجاآوری احکام
شرعیہ کا عہد کرنا ہو اسیطرح بیعت جہاد بھی ہو کہ اوس مین ثبات قدم
کا بمقابلہ جنگ کفار کے اقرار کرنا اور نافرمانی رسول اللہ ونزاع باہمی
سے بیزار ہونا ہو پس ترک بیعت توبہ سے بیعت مطلقہ کا ترک لازم آتا ہی
حالانکہ یہ بیعت مطلقہ تو بنص قرآنی واحادیث صحیحہ سے ثابت ہی بیعت
اسلام وبیعت توبہ وبیعت تقوی سب ایکہی چیز ہین بقول شخصے ؎

آنکھین جداجدا ہین مگر نور ایک ہی

اور بیعت جہاد ان بیعتون کی ایک فرد ہی اور سوائے اسکے اور اقسام
کی بیعتین بھی مسنون ہین اور ہر زمانے مین جاری رہین چنانچہ

یہ بات ان ابواب صحیح بخاری سے ظاہر ہے باب البیعۃ علی اقام الصلوٰۃ
وباب البیعۃ علی ایتاء الزکوٰۃ وباب کیف یبایع الامام الناس
کہ اس باب مین بہت سے اقسام بیعت کا ذکر ہے پس بعد آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے سوائے بیعت خلافت کے اور کسی بیعت
کو مسنون نہ سمجھنا محض جہالت و نادانی ہے اور علت قلت حدیث
دانی اور اصل اس بیعت مروجہ صوفیہ کی وہی بیعت تقویٰ و توبہ
ہے کما مر فی عبادۃ شرح الموطا اور حکم آیہ کریمہ وَابْتَغُوا إِلَيْهِ
الْوَسِيلَةَ کے ہر مسلم و مسلمہ کو چاہیے کہ کسی عارف صاحب باطن
سے بشرطیکہ جملہ عقائد و اعمال اوسکے ظاہر شریعت غرا کے موافق
ہون واسطے تقرب الی اللہ و حصول اتباع سنت رسول اللہ
کے بیعت کرے اور بجا آوری احکام شرعیہ مین خوب ثابت قدم
رہے اور معارف و سلوک و تصفیہ باطن کے طریقے اپنے مرشد سے
سیکھے کہ بدون اسکے انسان کو تزکیہ نفس و تجلیہ قلب کے
بعد معرفت الٰہی کا حاصل ہونا اور منزل قربت اور مرتبہ
کمال عبدیت تک پہونچنا مشکل ہے

سرگز نرسد بے مدد پیر بجائے
بے زور کمان رہ نبرد تیر بجائے

حررہ العبد الاسی محمد عبد العلی المدراسی عفا عنہ بالاثنا

تقریظ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تقریظ لطیف و تقریظ منیف بر کتاب فضائل النبی ہو محمدی عظمت خیر مسیرہ المولوی محمد اللہ صاحب مولوی محمد عظمت جناب الانام علی الانعمت صاحب نزیل الکھنوی

النعامہ یہ کہاں اور خالق کون و مکان کی رفعت شان کہاں مین کج مج زبان مرکیونکر حرف حمد زبان پر لاؤن کہ بوالعجبی ہی لاحول ولا قوۃ الا باللہ کہاں وہ سردار انس و جان قاسم جود و خیبان کہاں مین ژولیدہ بیان کسطرح مضمون نعت بین تیزی طبع دکھلاؤن کہ سراسر بے ادبی ہی آل عظام و اصحاب کرام کی بھی احسانات ایسی نہین کہ شکر اونکا ادا ہو آخر کار مناسب یہی ہی کہ اظہار مدعا ہو یہ امر بخوبی ظاہر ہی کہ محبان رسول مختار کے لیے دوام خوشنودی و دیدار خدا ہی اور منکران زشت کار کیواسطے زحمت ابدی اور جہنم کی سزا ہو جو لوگ محبت نبوی کا دم بہرتے ہین اور جوش طبع سے ذکر خیر حضرت کا کرتے ہین انکا بلند مرتبہ ہوا اور خدا اور رسول اونسے خوشنود لاریب حضرت کا ذکر پاک کیمیائے قلوب

۳۰۳۹۵

اہل صفا ہوا اور مجلس ذکر مورد رحمت خدا ہی اس سے مومنین کو تازہ ہدایت ہوتی ہی
اہل دلونکو نئی راحت ہوتی ہی سنہ ۶ ہجری سے یہ محفل اقدس ذکر خیر کے لیے جاری ہوئی اسی
حیلہ سے صدہا دوستدارونکی جان نثاری ہوئی علما و فضلا مشائخ و فقرا ہر زمانہ کے اسکو
پسند کرتے آئے ارباب تحقیق نے اس مضمون کے صدہا رسالہ تحریر فرمائے جس سے ابتک
اس خیر جاری کو قیام ہوا مگر بعد تحقیق تام اب بعض اہل شکوک و اوہام کو اسمین کلام ہوا
چنانچہ ایک فتوی حسب اصرار ارباب صدق و صفا جواز محفل میلاد شریف و اداے بیعت کے
اثبات مین جناب فیضمآب بحر رائق علوم معقولہ کنز دقائق فنون منقولہ کشاف اسرار یزدان
کریم بحر مواج فیضان عمیم مرجع مسترشدان قریب و بعید اعنی و استاذی جناب
مولانا حافظ ابو الحامد محمد عبد الحمید صاحب دام بالفیوض والمواہب
فرنگی محلی لکھنوی نے ایسی تحقیق سے تحریر فرمایا کہ روح القدس نے مژدہ مرحبا مرحبا
جزاک اللہ سنایا فی الواقع اسمین ماقل و دل کا مصداق ظاہر کیا ہی دریا کو کوزے
مین بھرا ہی جسوقت یہ فتوی شائع ہوا اکثر خواص و عوام اہل اسلام کو نافع ہوا چنانچہ
بنظر رفاہ عام باہتمام تام و تصحیح مالاکلام مطبع دبدبہ احمدی مین نہایت خوشخط و صاف
باترجمہ اردو و بہ حاشیہ بطور رسالہ مسمی بہ ہدیہ حمیدیہ چھاپا گیا جسنے دیکھا پسند کیا
حمیدی اوسکی نور علی نور سیاہی اوسکی سواد دیدہ حور ہر دائرہ اوسکا رشک ہلال
ہر نقطہ اوسکا کوکب فلک کمال الہی جبتک تیرا اجلال موجودات پر طاری رہے اس
رسالہ کے فیض ہدایت سے محفل میلاد شریف جاری رہے آمین بحق طہ ویسین

قطعہ تاریخ تکمیل فتوی

استاذ و عم اکرم مقبول رب عالم — سلطان کشور دین مولای اہل تصدیق

علامۂ زمانہ وحید ۂ یگانہ — کشاف سر قرآن روح روان تدقیق

علم و عمل مین کامل عبد الحمید فاضل — ماہ منیر عرفان شاہ سپہر تحقیق

جسدم قلم اوٹھایا بحر روان دکھایا — سب جانتے ہین اونکی تصنیف اور تعلیق

فی الحال ایک فتوی ایسا لکھا ہے عمدہ — شرما کے منکرون نے کرلی ہے اوسکی تصدیق

ثابت کیا ہے اوس مین مولود اور بیعت — پروردگار عالم دے سبکو نیک توفیق

عظمت نے اپنے دلسے پوچھا جو سال تاریخ
ہاتف نے یہ ندا دی کیا خوب کی ہے تحقیق
١٣٠٢ھ

تقریظ نفیس دلپذیر کشور تحریر عالم بے نظیر جناب مولوی محمد اعظم شاہ صاحب شاہجہانپوری صانہ اللہ عن الشر المعنوی والصوری

وہ زبان کہان جو حمد ملک العلام کہون وہ دہن نہین جو شکر ایزد منعام کرون لیس بہتر اعتصام درود خیر الانام ہے جسکی منقبت بہ لولاک لما خلقت الافلاک زینت ہے اور درود توسل السہال لیس لہا انفصام وصلوٰۃ سید الانبیاء العظام ہے جو مشفوق وما ارسلناک الا رحمۃ للعالمین ہین اور آل و اصحاب جو اوتاد خیام دین تھے اونپر الف الف تحیہ و سلام اما بعد خادم الطلبا ابو المعظم محمد اعظم شاہجہانپوری بخدمت ارباب دقائق عرض کرتا ہے کہ اندنون بفضل خدا سے یہ رسالہ بہیہ المسمی بہ ہدیہ حمیدیہ من تصنیف ابارع الاقران مانوت الاشباہ والامثال الفائق علی الاقاصی والادانی العالم المتقدم مولانا الی ذلک ابو

تقریظ دلپذیر فطین عدیم النظیر فاتحۂ کتاب ستائش خاتمۂ باب ذکاوت مولوی محمد سعید الدین صاحب رامپوری سلمہ اللہ الوہاب

حمد حمید حامد لائق محمود و احمد ہی ۞ اور وصف جمیل واصف سزاوار موصوف محمد ہی ۞ جسکے وجود باجود سی کون و مکان انس و جان موجود ہوچکے ۞ اور جسکی میلاد مسعود سر اسر بہبودی ابن آدم عالم امکان نی معبود حقیقی کو پہچانکر سر بسجود ہوکے ۞ پابند قیام و قعود ہوئے اوسکی محبت نتیجۂ دنیا و آخرت ہی ۞ اور اوسکی عداوت ثمرۂ زجر و ملامت ہی ۞ جسنے اقرار کیا صدیق و اتقی کا خطاب پایا ۞ اور جسنے انکار کیا زندیق و اشقی کہلایا ۞ وہ آئینہ رونمائی کمالات انسانیہ ہوا ۞ یہہ سرچشمۂ خیالات شیطانیہ ہوا ۞ جیسا تقوی ویسا رتبہ ۞ جیسا دعوی ویسا خدشہ ۞ مخبر حقیقی کا قول صادق ہی ۞ صاف قرآن مجید ناطق ہی ۞ اما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی فسنیسرہ للیسری ۞ واما من بخل واستغنی وکذب بالحسنی فسنیسرہ للعسری ۞ اوسی نی تعظیم کے طریقی سکھائی ۞ اوسی نی آداب کے واب بتائی ۞ کسکا دل کسکی زبان جو نبی کی یادہی کا بیان ۞ اللھم صل علی محمد وعلی آلہ الطاہرین واصحابہ المکرمین وازواجہ واہل بیتہ اجمعین ۞ ایسے محبوب سبحان کے اوصاف کا بیان باعث تقویت دین و ایمان ہی ۞ اور ایسے محسن کی شان کی یاد سی سہو و نسیان دلیل خسران و حرمان ہی ۞ جو لوگ ذکر رسول میں اہتمام کرتے ہیں ۞ مال و زر صرف کرکے تقسیم شیرینی و طعام کرکے اپنا نام منفقین فی سبیل اللہ میں خیرات کرنے والوں کی پہلی آیۃ کے مطابق مستحق ثواب عظیم ہیں ۞ اور جو لوگ اس ذکر خیر سے منع کرتے ہیں سخت و شدید ہوکر باب خیرات بند کرنے کا التزام کرتے ہیں وہی دوسری آیۃ کے موافق مستوجب عذاب الیم ہیں ۞ ناواقفون کے لیئے ایک سند کافی اور منکرون کا جواب شافی مدعیون کا مبطل دعوی کتاب و سنت کا خلاصہ یہہ فتوی ہی جسکو عالم عامل صوفی کامل واقف معقول و منقول حاوی فروع و اصول ہمہ تن محو لقای مرشدی سراپا آئینہ جمال محمدی استاذی مولانا ابو الحامد محمد عبد الحمید ابقاہ اللہ المجید علی رؤس الطالبین الی یوم الوعید خلف الصدق قطب الاقطاب غوث الدہر حضرت مولانا محمد عبد الحلیم ادخلہ الکریم فی دار النعیم نے بڑی تحقیق و تدقیق سے تحریر فرمایا اور مواہیر علمای دین سے مزین کرکے افادۂ عامہ و رفاہ عوام کے لیئے ایک عالی ہمت نے طبع کرایا اللہ تعالی اونکو اس امر خیر کا اجر عظیم عطا فرماوے ۞ اور منکرین کو اسکی برکت سے راہ حق پر لاوے ۞ آمین ثم آمین

صاحب فضل و کرامت مولوی عبد الحمید   پرتو انوار حق ہی اونکا سینۂ صاف عقول
جنکے علم و فضل پر نازان ہیں ارباب عقول   قلب عالی پر سدا فیضان باری کا نزول
عقل اونکی آفتاب چہرۂ فیضان علم   فکر اونکی گوہر نکہت زیر دامان خمول
اونکی وعظ و پند سی احکام نبیکا انصرام   اونکی زہد و اتقا سی مرضی حق کا شمول
آفتاب الہی حق میں ہیں یہانتک ہوئی بدر   رتبۂ عالی ولایت کا ہوا اونسے حصول
شادمان ہوکر وہ پہنچا منزل مقصود تک   اونکی خدمت میں جو آیا بادل زار و ملول
آمین کیونکر خیر تحریر اونکی صفات   مختصر سے مختصر لکہنی میں ہی تا ہوں ملول
جب لکہا تحقیق سے فتوای میلاد نبی   امر حق سی ہوگیا واقف ہر اک مرد جہول
ہوکر حق بین ہوئے لائیگا وہ ہرگز اسمین شک   جو کرے انکار بیشک ہے وہ مولوی الفضول
جستجو جو تاریخ کو قصد سعید آئی ندا   ہے یہہ فتوی حامل گنجینۂ سر رسول

۱۳۰۲ھ

تقریظ دلپذیر فطین عدیم النظیر فاتحۂ کتاب ثبات خاتمۂ اذکا مولوی محمد سعید الدین صاحب امیٹھوی سلمہ اللہ الوہاب

حمد حمید حامد لائق محمود و احمد ہے ❊ اور وصف جمیل واصف سزاوار موصوف محمد ہے ❊ جسکے وجود باجود سے کون و مکان انس و جان موجود ہوئے ❊ اور جسکی میلاد مسعود و سراسر بہبودی این آن عالم امکان اپنے معبود حقیقی کو پہچانکر سربسجود ہوے ❊ پابند قیام و قعود ہوے ❊ اوسکی محبت نتیجۂ دنیا و آخرت ہے ❊ اور اوسکی عداوت ثمرۂ زجر و ملامت ہے ❊ جسنے اقرار کیا صدیق و اتقی کا خطاب پایا ❊ اور جسنے انکار کیا زندیق و اشقی کہلایا ❊ وہ آئینہ رونمائی کمالات انسانیہ ہوا ❊ یہہ سرچشمۂ خیالات شیطانیہ ہوا ❊ جیسا تقوی ویسا رتبہ ❊ جیسا دعوی ویسا مدشہ ❊ مخبر حقیقی کا قول صادق ہے ❊ صاف قرآن مجید ناطق ہے ❊ اما من اعطی واتقی وصدق بالحسنی فسنیسرہ للیسری ❊ واما من بخل واستغنی وکذب بالحسنی فسنیسرہ للعسری ❊ اوسی نے تعظیم کے طریقے سکہائے ❊ اوسی نے آداب کے داب بتائے ❊ کسکا دل کسکی زبان ❊ نبی کی یاد نبی کا بیان ❊ اللہم صل علی محمد وعلی الہ الطاہرین واصحابہ المکرمین وازواجہ واہل بیتہ اجمعین ❊ ایسے محبوب سبحان کے اوصاف کا بیان باعث تقویت دین و ایمان ہے ❊ اور ایسے محسن کی شان کی یاد سے سہو و نسیان دلیل خسران و حرمان ہے ❊ جو لوگ ذکر رسول میں اہتمام کرتے ہین ❊ مال و زر صرف کرکے تقسیم شیرینی و طعام کرا دیتے ہین بسبب اس خیرات کے پہلے آیہ کے مطابق مستحق ثواب عظیم ہین ❊ اور جو لوگ اس ذکر خیر سے منع کرتے ہین سخت و شدید ہوکر باب خیرات بند کرنے کا التزام کرتے ہین وہی دوسری آیۃ کے موافق مستوجب عذاب الیم ہین ❊ ناواقفون کے لیئے ایک سند کافی اور منکرون کا جواب شافی مدعیوں کا مبطل دعوی کتاب و سنت کا خلاصہ یہہ فتوی ہے جسکو عالم عامل صوفی کامل واقف معقول و منقول حاوی فروع و اصول ہمہ تن محو لقای مرشد سراپا آئینہ جمال محمدی استاذی مولانا ابو الحامد محمد عبد الحمید ابقاہ اللہ المجید علی رؤس الطالبین الی یوم الوعید خلف الصدق قطب الاقطاب غوث الدہر حضرت مولانا محمد عبد الحلیم ادخلہ الکریم فی دار النعیم نے بڑی تحقیق و تدقیق سے تحریر فرمایا اور مواہیر علمای دین سے مزین کرکے افادۂ عامہ و رفاہ عوام کے لیئے ایک عالی ہمت نے طبع کرایا اللہ تعالی اونکو اس امر خیر کا اجر عظیم عطا فرماوے ❊ اور منکرین کو اسکی برکت سے راہ حق پر لاوے ❊ آمین ثم آمین

صاحب فضل و کرامت یعنی عبد الحمید	جنکے علم و فضل پر نازاں ہیں ارباب عقول	عقل اونکی آفتاب چہرۂ فیضان علم	حکم اونکی گرد تربت زیر دامان خمول
پہر تو انوار حق ہوا اونکا سینۂ آفتاب	قلب صافی پر ہے فیضان ازلی کا نزول	اونکی وعظ و پند سے احکام دینکا انصرام	اونکی زہد و اتقا سے مرضی حق کا حصول
امتثال امر حق میں جہاں تک [illegible] بد	رتبۂ عالی ولایت کا ہوا اوس سے حصول	شادماں ہوکر وہ پہنچا منزل مقصود تک	اونکی خدمت میں جو آیا بادل زار و ملول
آمین کیونکر خبر تحریر میں آئی صفات	مختصر سے مختصر لکہنی میں بہی تاہی طول	جب لکہا تحقیق سے فتوای میلاد نبی	امر حق سے ہو گیا واقف ہر اک مرد جہول
ہم ادنی ہیں جو [illegible]	جو کرے انکار بیشک ہو وہ مردود الفضول	جسکو ہو تاریخ کا قصد سعید آئی ندا	ہے یہہ فتوی حامل گنجینۂ سر رسول ۱۳۰۴ھ

اعلان ضروری

متبعان سنت محمدی و عاشقان روی احمدی کو مژدہ ہو کہ عرصے سے مخالفین ذکر رسول مقبول کے مٹانے کا دم بھرتے تھے محفل میلاد شریف و اوائے بیت سے منع کرتے تھے۔ اب جناب فیضمآب قدوۃ الفاضلین عمدۃ الکاملین حضرت مولانا حافظ ابو الحامد محمد عبد الحمید صاحب دام برکاتہ فرنگی محلی لکھنوی کا ارشاد متین و تحقیق حق دیکھکر کے چہرے فق ہوئے بعض لوگ اپنی سو عقیدت سے تائب ہوئے اور بعض ترقی شقاوت سے سینہ شق ہوئے۔ کس نے آجتک ان دونوں باتوں کا اسطرح نصوص و دلائل سے صاف صاف ثبوت دیا ایسی تحقیق کے ساتھ کہ رسالہ یا فتوی تحریر کیا یہ ہمارے مولانا کا فیضان ہے جس کا ذکر یہاں ہے جسنے یہ فتوی ایک نظر سے دیکھا دوبارہ مشتاق ہوا۔ اور اطراف و جوانب کے لوگوں کو سنکر زیادہ اشتیاق ہوا۔ لہذا راقم نے بطور رسالہ مسمی بہ ہدیہ حمیدیہ اصرف زر کثیر باجازت حضرت مولوی صاحب مطبع دبدبہ احمدی مین چھپوایا جسنے ہزاروں آدمیونکو طریقہ حق پر چلایا۔ فی رسالہ قیمت (۲/) ہے زائد جلدوں کے خریدار کے لیے تخفیف کی صورت ہے۔ امید کہ کوئی صاحب بدون اجازت حضرت مولانا موصوف کے چھاپنے یا چھپوانے کا ارادہ نفرمائین جسقدر نسخے مطلوب ہوں راقم سے یا صاحبان مندرجہ ذیل سے منگائین۔ وما علینا الا البلاغ

راقم محمد عبد العلی لکھنو چوک مسجد کوچۂ شاہ چھڑا۔

قیمت فی رسالہ ...

طبع اول تعداد رسائل مطبوعہ ...

مطبع دبدبہ احمدی واقع لکھنو محلہ مشک گنج

کتب خانہ

جامعہ عثمانیہ

۱۔ اردو میں مطبوعہ [illegible]

[illegible]

۲۔ [illegible] کتابیں [illegible]

[illegible]

۳۔ [illegible] کتابیں [illegible]

[illegible]

۴۔ [illegible] کتابیں [illegible]

[illegible]

۵۔ [illegible] کتابیں گم [illegible]

[illegible]

۶۔ کتابوں پر کسی قسم کا نشان یا [illegible]

[illegible]

۷۔ [illegible]

۸۔ قلمی نسخے اور حوالے کی کتابیں

جاری نہیں کی جا سکتیں فقط